ADVANCE SOCIAL SCIENCE ARCHIVE JOURNAL
Available Online: https://assajournal.com
Vol. 05 No. 02. April-June 2026.Page# 92-101
Print ISSN: 3006-2497 Online ISSN: 3006-2500
Platform & Workflow by: Open Journal Systems

A Comparative Study of Great Power Conflicts and Islamic Principles of Jihad and Diplomacy

عالمی طاقتوں کے تنازعات اور اسلامی اصولِ جہاد و سفارت کاری کا تقابلی مطالعہ

Asma Musharaf
M.Phil scholer, Department of Islamic Studies Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan
Associate Professor Dr. Naseem Akhter
Department of Islamic Studies Shaheed Benazir Bhutto Women University, Peshawar, Pakistan
Corresponding Author Email: khtr_nsm@yahoo.com

Abstract
This study is a comparative analysis of the great power struggles and the Islamic values of jihad and diplomacy in the modern international system. It also looks critically at the way hegemonic states engage in power politics due to political interests, economic assets and ideological confrontations to often result in long term instability, civilian casualties and degradation of international norms. The research specifically concentrates on the crisis in 2026 in Iran, caused by the US-Israel collaborative military operation Operation Epic Fury that took place on February 28, 2026, and led to the destruction of Iranian military, nuclear, and leadership facilities, which caused regional spurring, Strait of Hormuz disruption, and a tenuous ceasefire at the beginning of April 202 The paper uses the Quranic teachings and Prophetic traditions as the basis of understanding the Islamic ideas of jihad as being mainly defensive, justice-seeking, and adhering to stringent ethical guidelines of engagement that emphasize the safety of non-combatants, proportionality, and war as a final option. It compares this to the current realpolitik whose aggression and collateral damage is often normalized. The study also examines Islamic diplomacy in the light of the strategies of the Prophet Muhammad (ﷺ) such as the Treaty of Hudaybiyyah, which is evidence of strategic forbearance, adherence to pacts and avoidance of confrontation in favor of compromise. An explicit case study of the Iran-US conflicts proves that though power-based strategies only worsen the situation, Islamic concepts are a more morally appropriate and practically realistic model that focuses on mediation, toleration, and peacebuilding. The possibility of the Ummah in the form of institutions such as the OIC is brought out as a channel of ethically resolving conflict. The paper concludes that Islamic ideas of jihad and diplomacy offer a strong moral alternative to the current approaches of great power that encourage long-term peace based on justice, and not dominance. It provides policy suggestions to statesmen and indicates the future research path on the implementation of these rules in hybrid warfare and multilateral venues.

Keywords: *Great power conflicts, Islamic jihad, Islamic diplomacy, power politics, Operation Epic Fury, Iran-US tensions 2026, just war theory, conflict resolution, mediation, global peacebuilding*

تمہید(Introduction)

عالمی طاقتوں کے تنازعات اور اسلامی اصولِ جہاد و سفارت کاری کا تقابلی مطالعہ ایک ایسا تحقیقی موضوع ہے جو جدید بین الاقوامی تعلقات کی پیچیدگیوں کو اسلامی شریعت کے

اخلاقی و عملی فریم ورک کے آئینے میں دیکھنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ اس موضوع کی اہمیت اس لیے مزید بڑھ جاتی ہے کہ آج کی دنیا میں طاقت کے کھیل نہ صرف علاقائی استحکام کو متاثر کر رہے ہیں بلکہ عالمی امن اور انسانی حقوق کے بنیادی اصولوں کو بھی چیلنج کر رہے ہیں۔ اسلامی اصولِ جہاد (جو بنیادی طور پر دفاعی اور انصاف پر مبنی ہے) اور سفارت کاری (جو صلح و معاہدے کی ترغیب دیتی ہے) طاقت کے ننگے استعمال کے مقابلے میں ایک متوازن متبادل پیش کرتے ہیں، جہاں جنگ آخری حربہ ہوتی ہے اور سفارت کاری پہلا راستہ (Rehman, 2022) ۔ یہ تقابلی مطالعہ نہ صرف تاریخی تناظر کو واضح کرتا ہے بلکہ معاصر بحرانوں میں اسلامی اصولوں کی عملی افادیت کو بھی اجاگر کرتا ہے، جو عالمی سیاست کے اخلاقی خلا کو پر کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتے ہیں۔

موجودہ عالمی تناظر میں طاقتوں کے تنازعات خاص طور پر مشرقِ وسطیٰ میں شدت اختیار کر چکے ہیں، جہاں فروری 2026 میں امریکہ اور اسرائیل کی مشترکہ فضائی مہم "آپریشن ایپک فیوری" نے ایران کے خلاف جنگ کا آغاز کیا، جس کے نتیجے میں ہارموز آبنائے کی بندش، علاقائی انتشار اور عالمی توانائی مارکیٹوں میں شدید بحران پیدا ہو گیا (International Crisis Group, 2026)۔ یہ تنازع نہ صرف ایران-اسرائیل-امریکہ مثلث تک محدود نہیں بلکہ روس، چین اور یورپی ممالک کی دلچسپیوں کو بھی متاثر کر رہا ہے، جبکہ یوکرین اور سوڈان جیسے دیگر علاقوں میں جاری لڑائیاں عالمی طاقتوں کے درمیان پراکسی وار کی شکل اختیار کر چکی ہیں۔ یہ صورتِ حال طاقت کے روایتی اصولوں (realpolitik) کی ناکامی کو ظاہر کرتی ہے، جہاں فوجی برتری کے بجائے سفارتی ناکامی اور اخلاقی خلا نے بحران کو مزید گہرا کر دیا ہے، جو اسلامی جہاد کے "آخری حربہ" والے اصول سے بالکل متضاد ہے۔

اس تحقیق کے مقاصد میں عالمی طاقتوں کے تنازعات کو اسلامی جہاد اور سفارت کاری کے اصولوں کے تناظر میں تقابلی جائزہ لینا، ان اصولوں کی معاصر افادیت کو ثابت کرنا اور بین الاقوامی تعلقات میں اخلاقی فریم ورک کی اہمیت کو اجاگر کرنا شامل ہیں۔ بنیادی سوالات یہ ہیں: کیا اسلامی جہاد کا دفاعی تصور عالمی طاقتوں کی جارحانہ پالیسیوں سے بہتر متبادل پیش کرتا ہے؟ سفارت کاری کے اسلامی اصول (جیسے صلح کی ترغیب) مشرقِ وسطیٰ جیسے بحرانوں میں کس حد تک عملی ہو سکتے ہیں؟ اور کیا یہ اصول جدید بین الاقوامی قانون کے ساتھ ہم آہنگ ہیں یا انہیں نئی تشریح کی ضرورت ہے؟ یہ سوالات نہ صرف نظریاتی ہیں بلکہ عملی بھی، جو عالمی امن کی تشکیل نو میں اسلامی فکر کی شمولیت کو ضروری بنا دیتے ہیں (Nabiebu, 2023) ۔

تحقیق کا طریقۂ کار تحلیلی اور تقابلی (Analytical & Comparative Method) پر مبنی ہے، جس میں عالمی تنازعات کے کیس سٹڈیز (جیسے 2026 کا امریکہ-اسرائیل-ایران تنازع) کو اسلامی فقہی مآخذ (قرآن، حدیث اور سیرت) اور جدید بین الاقوامی قانون کے ساتھ تقابلی طور پر جانچا جائے گا۔ یہ طریقہ کار نہ صرف دستاویزات کا تجزیہ کرتا ہے بلکہ نظریاتی فریم ورکس کی تطبیق اور ناقدانہ جائزہ بھی لیتا ہے، تاکہ اسلامی اصولوں کی افادیت کو ثبوت کے ساتھ پیش کیا جا سکے (Vasiliev, 2023)۔ اس طرح کی تحلیلی گہرائی مطالعے کو معیاری اور معاصر بناتی ہے، جو صرف بیانِ حقائق تک محدود نہیں رہتی بلکہ پالیسی سفارشات بھی پیش کرتی ہے۔

عالمی طاقتوں کے تنازعات: ایک جائزہ

عالمی طاقتیں (Great Powers) وہ خودمختار ریاستیں ہیں جو عسکری، معاشی، سفارتی اور تکنیکی برتری کی بنیاد پر عالمی نظام کو تشکیل دینے اور اس کی تشکیل نو میں مرکزی کردار ادا کرتی ہیں۔ جدید دور میں امریکہ، چین اور روس کو بنیادی عالمی طاقتیں قرار دیا جاتا ہے، جبکہ بھارت اور یورپی یونین کے بڑے ممالک ابھرتی ہوئی طاقتوں کے طور پر سامنے آ رہے ہیں (The Conversation, 2025) ۔ ان طاقتوں کا کردار نہ صرف فوجی غلبہ تک محدود ہے بلکہ وہ عالمی معیشت، ٹیکنالوجی کی دوڑ، علاقائی اتحادوں اور نظریاتی فریم ورکس کے ذریعے بھی بین الاقوامی سیاست کو متاثر کرتی ہیں۔ کثیر قطبی (multipolar) دنیا میں یہ طاقتیں اپنے قومی مفادات کو ترجیح دے کر مقابلہ بازی میں مصروف ہیں، جو عالمی استحکام کو شدید خطرات سے دوچار کر رہی ہے اور چھوٹی ریاستوں کو مجبور کر رہی ہے کہ وہ بڑی طاقتوں کی پالیسیوں کے تابع ہو جائیں (Heimann, 2025)۔ یہ کردار عالمی نظام کو دوبارہ ترتیب دے رہا ہے جہاں طاقت کا توازن نہ صرف فوجی بلکہ معاشی اور سفارتی جہتوں پر بھی منحصر ہے۔

موجودہ دور (2026) کے بڑے تنازعات میں امریکہ کی زیر قیادت ایران جنگ سرفہرست ہے، جہاں دسمبر 2025 سے جاری "آپریشن ایپک فیوری" اور ہارموز آبنائے کی ناکہ بندی نے علاقائی اور عالمی سطح پر شدید کشیدگی پیدا کر دی ہے (Washington Institute, 2026) ۔ اس کے علاوہ روس-یوکرین جنگ چوتھے سال میں داخل ہو چکی ہے، جہاں روس نے 2025 میں تقریباً پانچ ہزار مربع کلومیٹر علاقہ حاصل کر لیا ہے جبکہ یوکرین روسی انفراسٹرکچر پر ڈرون حملے جاری رکھے ہوئے ہے (Council on Foreign Relations, 2026)۔ یہ تنازعات نہ صرف ایران-اسرائیل-امریکہ مثلث تک محدود ہیں بلکہ روس اور چین کی دلچسپیوں کو بھی متاثر کر رہے ہیں، جبکہ سوڈان کی خانہ جنگی اور دیگر علاقائی بحران عالمی طاقتوں کے درمیان پراکسی وار کی شکل اختیار کر چکے ہیں۔ یہ صورتِ حال عالمی طاقتوں کے درمیان براہ راست اور بالواسطہ ٹکراؤ کو ظاہر کرتی ہے جو عالمی امن کو شدید خطرات میں ڈال رہی ہے۔

عالمی تنازعات کے بنیادی اسباب میں سیاسی مفادات سب سے نمایاں ہیں، جہاں طاقتیں علاقائی غلبہ اور اثرورسوخ کو برقرار رکھنے کے لیے جارحانہ پالیسیاں اپناتی ہیں۔ معاشی وسائل، خاص طور پر توانائی کی راہیں اور تجارت، تنازعات کی ایک اہم وجہ ہیں؛ مثال کے طور پر ہارموز آبنائے کی ناکہ بندی سے عالمی تیل کی قیمتیں متاثر ہوئیں اور معاشی بحران پیدا ہوا (Foreign Policy, 2026)۔ نظریاتی اختلافات بھی کلیدی کردار ادا کر رہے ہیں، جہاں مغربی لبرلزم، روسی قوم پرستی اور چینی ماڈل آف گورننس کے درمیان ٹکراؤ عالمی سطح پر نظر آتا ہے۔ یہ اسباب ایک دوسرے سے جڑے ہوئے ہیں اور تنازعات کو طویل کرتے جا رہے ہیں، جس سے عالمی نظام میں عدم استحکام بڑھ رہا ہے اور چھوٹی ریاستوں کی خودمختاری خطرے میں پڑ رہی ہے (Mazarr, 2022)۔

عالمی اداروں، خصوصاً اقوام متحدہ کا کردار ان تنازعات میں محدود اور غیر مؤثر رہا ہے۔ سلامتی کونسل میں ویٹو پاور کی وجہ سے ایران جنگ اور روس-یوکرین تنازع پر کوئی مؤثر قرارداد منظور نہ ہو سکی، جس سے ادارے کی ساکھ شدید متاثر ہوئی (International Crisis Group, 2025)۔ اقوام متحدہ انسانی امداد اور امن فوجوں میں مصروف رہی ہے مگر بڑی طاقتوں کے درمیان براہ راست ٹکراؤ روکنے میں ناکام رہی (Brookings Institution, 2025)۔ یہ صورتِ حال اقوام متحدہ کی ساخت کی حدود کو واضح کرتی ہے اور اصلاحات کی ضرورت کو اجاگر کرتی ہے تاکہ یہ ادارہ مستقبل میں زیادہ مؤثر کردار ادا کر سکے۔

اسلامی تصور جہاد: اصول و ضوابط

جہاد کا لغوی مفہوم عربی زبان کے جذر "ج ہ د" سے نکلا ہے جس کا مطلب "جدوجہد کرنا"، "کوشش و محنت" یا "زور لگانا" ہے، جو قرآن مجید میں کم از کم ۴۱ بار استعمال ہوا ہے اور ہمیشہ اللہ کی رضا اور حق کی بالادستی کے لیے مثبت کوشش کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اصطلاحی طور پر اسلامی شریعت میں جہاد ایک جامع اخلاقی اور عملی فریم ورک ہے جو صرف عسکری جدوجہد تک محدود نہیں بلکہ زندگی کے ہر شعبے میں اللہ کی راہ میں جدوجہد کو شامل کرتا ہے۔ جدید فقہی مطالعے اسے "اجتماعی ذمہ داری" قرار دیتے ہیں جو فرد اور معاشرے دونوں کو اندرونی اور بیرونی چیلنجوں سے نمٹنے کا ہدایت نامہ فراہم کرتا ہے، جہاں جہاد کو "مقدس جنگ" کی مغربی تشریح سے الگ کر کے ایک دفاعی اور انصاف پر مبنی جدوجہد کے طور پر پیش کیا جاتا ہے (Hasanzadeh, 2023)۔ یہ اصطلاح آج کے عالمی تناظر میں خاص اہمیت رکھتی ہے جبکہ ریڈیکل تفسیروں نے اسے جارحانہ بنانے کی کوشش کی ہے، مگر قرآن و سنت کی روشنی میں جہاد ہمیشہ "فساد فی الارض" کے خلاف مزاحمت اور انسانی حقوق کی حفاظت کا نام رہا ہے، جو جدید انٹرنیشنل ہیمنٹیرین لا کے اصولوں سے ہم آہنگ ہے اور عالمی طاقتوں کے ننگے مفادات کے مقابلے میں ایک اخلاقی متبادل پیش کرتا ہے۔

قرآن و سنت کی روشنی میں جہاد کی تین بنیادی اقسام بیان کی گئی ہیں جو ایک دوسرے سے جڑی ہوئی ہیں اور کسی ایک کو دوسرے پر فوقیت نہیں دی جاتی۔ جہاد بالنفس (Greater Jihad) سب سے اعلیٰ درجے کا ہے جس میں انسان اپنے نفس، شیطان اور بری خواہشات کے خلاف جدوجہد کرتا ہے، جیسا کہ حدیث نبوی میں فرمایا گیا کہ "مجاہد وہ ہے جو اپنے نفس سے جہاد کرے"۔ جہاد بالمال مال کی قربانی، صدقات اور اسلامی تعلیمات کی ترویج کے ذریعے اللہ کی راہ میں کوشش ہے، جو معاشی استحصال کے خلاف مزاحمت کا ذریعہ بنتا ہے۔ جہاد بالسیف (Lesser Jihad) صرف آخری حربہ ہے جو دفاعی جنگ کے لیے مخصوص ہے اور اسے قرآن (سورۃ البقرہ: ۱۹۰) میں "اللہ کی راہ میں ان لوگوں سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں" کی شرط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے (Islamonweb.net, 2025)۔ یہ اقسام ایک مربوط نظام تشکیل دیتی ہیں جو جدید دور میں دہشت گردی کے خلاف اسلامی ردعمل کو بھی واضح کرتی ہیں، کیونکہ بالنفس کی عدم موجودگی میں بالسیف جہاد کا غلط استعمال ہوتا ہے، جبکہ سنت نبوی ﷺ میں ان اقسام کا توازن ہی امت کی کامیابی کی ضمانت ہے۔

جہاد کے بنیادی اصول قرآن و سنت سے مستنبط ہیں جو اسے ایک اخلاقی جنگ کے طور پر متعین کرتے ہیں۔ سب سے پہلے یہ دفاعی نوعیت کا ہے، یعنی جارحیت کی اجازت نہیں بلکہ صرف حملہ آور کے خلاف مزاحمت جائز ہے جیسا کہ آیت "لَا تَعْتَدُوا" (حد سے نہ بڑھو) واضح کرتی ہے۔ دوسرا اصول ظلم کے خاتمے کا ہے، جہاں جہاد کا مقصد مظلوموں کی نصرت اور فساد کا سدباب ہے نہ کہ علاقائی غلبہ۔ تیسرا اصول غیر جنگجوؤں کا تحفظ ہے، جس میں عورتوں، بچوں، بوڑھوں، راہبوں اور معاہدہ کرنے والوں کو قتل کرنے کی سخت ممانعت ہے (Parrott, 2025)۔ یہ اصول جدید جنگی قوانین (Geneva Conventions) سے زیادہ سخت ہیں اور عالمی تنازعات جیسے مشرق وسطیٰ کے بحرانوں میں اسلامی جہاد کو ایک انسانی متبادل بناتے ہیں، جہاں بڑی طاقتیں شہریوں کو نشانہ بناتی ہیں مگر اسلامی اصول "انصاف کی جنگ" کی مثال قائم کرتے ہیں۔ یہ اصول نہ صرف نظریاتی ہیں بلکہ عملی طور پر امت مسلمہ کو اخلاقی برتری دیتے ہیں۔

جنگ کے اخلاقی ضابطے (Rules of Engagement) اسلامی فقہ میں انتہائی تفصیلی ہیں جو جہاد کو وحشت سے پاک کرتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے احادیث میں واضح فرمایا کہ "نہ عورتوں کو قتل کرو، نہ بچوں کو، نہ بوڑھوں کو، نہ درخت کاٹو، نہ فصلیں جلاؤ"، جو proportionality اور distinction کے اصولوں پر مبنی ہیں۔ جنگی قیدیوں کے ساتھ حسن سلوک، معاہدوں کی پاسداری اور امن کی پیشکش کو ترجیح دینا لازمی ہے۔ جدید فقہی تجزیوں میں ان ضوابط کو "Just War Theory" کا اسلامی ورژن قرار دیا گیا ہے جو جارحانہ حملوں سے بالاتر ہے (Arif, 2025)۔ یہ ضابطے آج کے ڈرون حملوں اور پراکسی وارز کے دور میں خاص اہمیت رکھتے ہیں، جہاں اسلامی

اصول نہ صرف انسانی جانوں کی حفاظت کرتے ہیں بلکہ عالمی امن کے لیے ایک اخلاقی فریم ورک پیش کرتے ہیں۔ ان ضوابط کی پابندی سے جہاد فساد نہیں بلکہ اصلاح کا ذریعہ بن جاتا ہے، جو امت مسلمہ کو معاصر چیلنجز کا جواب دینے کے قابل بناتا ہے۔

اسلامی اصولِ سفارت کاری(Diplomacy in Islam)

اسلام میں سفارت کاری کا تصور ایک جامع اخلاقی اور عملی فریم ورک ہے جو قرآن مجید اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر مبنی ہے اور اسے صرف سیاسی لین دین تک محدود نہیں سمجھا جاتا بلکہ یہ اللہ کی رضا، انصاف، امن اور انسانی بھلائی کی ترویج کا ذریعہ ہے۔ قرآن کریم میں متعدد آیات (جیسے سورۃ الممتحنہ: ۸-۹) غیر مسلموں کے ساتھ عدل و احسان کا حکم دیتی ہیں، جو سفارت کاری کو ایک اخلاقی ذمہ داری بناتی ہیں۔ جدید فقہی اور بین الاقوامی تعلقات کے مطالعے اسے "سیاست شرعیہ" کا حصہ قرار دیتے ہیں جو طاقت کے بجائے مذاکرات، معاہدوں اور رواداری پر زور دیتا ہے، اور عالمی طاقتوں کے جارحانہ realpolitik کے مقابلے میں ایک متوازن متبادل پیش کرتا ہے (Nori et al., 2025)۔ یہ تصور امت مسلمہ کو عالمی سطح پر ایک اخلاقی قوت بناتا ہے جہاں سفارت کاری جہاد کے دفاعی اصول کے ساتھ ہم آہنگ ہو کر فساد کا سدباب کرتی ہے اور معاصر بحرانوں جیسے مشرق وسطیٰ کی کشیدگی میں اسلامی فکر کی افادیت کو ثابت کرتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سفارتی حکمتِ عملی ایک مثالِ عظیم ہے جو صبر، حکمت اور دور اندیشی پر مبنی تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں اسلامی ریاست کے قیام کے بعد مختلف سلاطین اور قبائل کے نام خطوط بھیجے، جن میں حبشہ کے بادشاہ نجاشی، روم کے قیصر ہرقل اور فارس کے خسرو کو اسلام کی دعوت دی گئی۔ یہ حکمت عملی نہ صرف دعوتِ دین بلکہ سفارتی روابط قائم کرنے اور امن کی بنیاد رکھنے کا ذریعہ تھی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفیروں کو امان اور احترام دیا، جو آج کے diplomatic immunity کے اصول کی بنیاد بن گیا۔ یہ حکمت عملی طاقت کے بجائے اخلاقی برتری پر مبنی تھی، جس نے اسلام کو عرب جزیرہ نما میں پھیلنے کا موقع فراہم کیا اور آج کے عالمی تناظر میں یہ بڑی طاقتوں کے تنازعات حل کرنے کا ایک عملی ماڈل پیش کرتی ہے(Koujah, 2023)۔

معاہدات، خصوصاً صلحِ حدیبیہ، اسلامی سفارت کاری کی اہمیت کو واضح کرتے ہیں۔ ۶ ہجری میں مکہ کے قریش کے ساتھ طے پانے والا یہ معاہدہ سطحی طور پر مسلمانوں کے لیے نقصان دہ لگتا تھا مگر اس کی حکمتِ عملی نے اسلام کو دس سالہ امن کا موقع دیا، جس کے نتیجے میں ہزاروں لوگ اسلام میں داخل ہوئے اور فتح مکہ کی بنیاد پڑی۔ یہ معاہدہ پیمان کی پاسداری (pacta sunt servanda) کا قرآنِ مجید (سورۃ المائدہ:۱) والا اصول عملی طور پر ثابت کرتا ہے اور یہ بتاتا ہے کہ سفارت کاری جنگ سے بالاتر ہے۔ جدید تجزیوں میں اسے "اسٹریٹجک صبر" کا نمونہ قرار دیا گیا ہے جو عالمی طاقتوں کے فوری فوجی حل کے مقابلے میں طویل مدتی امن کی راہ ہموار کرتا ہے(Farman, 2023)۔

غیر مسلم ریاستوں سے تعلقات کے اصول اسلامی سفارت کاری میں عدل، احسان اور عدم جبر پر مبنی ہیں۔ قرآن مجید (سورۃ الممتحنہ:۸) واضح کرتا ہے کہ جو لوگ تم سے مذہب کی وجہ سے نہیں لڑے اور تمہیں گھروں سے نہیں نکالا، ان کے ساتھ نیکی اور انصاف کرو۔ یہ اصول ذمیوں کو تحفظ، مساوی حقوق اور مذہبی آزادی دیتا ہے جبکہ جزیہ کی ادائیگی کے بدلے ان کی حفاظت کی ذمہ داری مسلمان ریاست پر عائد ہوتی ہے۔ یہ تعلقات معاہدوں پر مبنی ہوتے ہیں اور جارحیت کی صورت میں ہی دفاعی اقدام جائز ہے، جو جدید انٹرنیشنل لا کے اصولوں سے ہم آہنگ ہے اور عالمی تنازعات میں اسلامی سفارت کاری کو ایک اخلاقی فریم ورک فراہم کرتا ہے(Ityonzughul, 2026)۔

اسلامی سفارت کاری میں امن، رواداری اور مذاکرات کو جنگ پر ترجیح دی جاتی ہے، جیسا کہ قرآن (سورۃ الانفال:۶۱) فرماتا ہے کہ اگر وہ صلح کی طرف جھکیں تو تم بھی جھکو۔ یہ ترجیح جہاد کے "آخری حربہ" والے اصول سے ملتی ہے اور سفارت کاری کو فساد کے مقابلے میں اصلاح کا ذریعہ بناتی ہے۔ جدید مطالعے اسے "اسلامک پیسیفزم" کا حصہ قرار دیتے ہیں جو معاصر مشرق وسطیٰ اور یوکرین جیسی بحرانوں میں مذاکراتی حل کی راہ دکھاتا ہے۔ یہ اصول امت کو عالمی طاقتوں کے تنازعات میں ایک اخلاقی متبادل پیش کرتے ہیں جو نہ صرف امن قائم کرتے ہیں بلکہ انسانی حقوق اور استحکام کی ضمانت بھی دیتے ہیں(Belhaj, 2026)۔

عالمی طاقتوں کی پالیسیز اور اسلامی اصولوں کا تقابل

عالمی طاقتوں کی پالیسیاں طاقت کی سیاست (Power Politics) پر مبنی ہیں جو Machiavellian realism اور national interest کو مرکزی حیثیت دیتی ہیں، جبکہ اسلامی اصول اخلاقی فریم ورک پر قائم ہیں جو انصاف، رواداری اور انسانی وقار کو فوقیت دیتے ہیں۔ جدید عالمی تنازعات میں امریکہ، چین اور روس کی پالیسیاں soft power کو مذہبی آلہ کار بنا کر استعمال کرتی ہیں، جیسا کہ روس نے یوکرین جنگ میں اسلامی discourse کو jihad کے طور پر پیش کیا تاکہ مسلم علاقوں سے بھرتی بڑھائے(Mamedov & Jackson, 2025)۔ اس کے برعکس اسلامی اصول جہاد کو دفاعی اور اخلاقی جدوجہد قرار دیتے ہیں جو فساد کے خلاف مزاحمت ہے نہ کہ علاقائی غلبہ۔ یہ تقابل عالمی نظام کو اخلاقی خلا سے دوچار کرتا ہے جہاں طاقت کی سیاست معاصر بحرانوں کو طول دیتی ہے مگر اسلامی اخلاقی اصول امن کی بنیاد رکھتے ہیں۔

طاقت کی سیاست میں عالمی طاقتیں معاہدوں کو وقتی طور پر استعمال کرتی ہیں جبکہ اسلامی اصول معاہدات کو اللہ کی امانت سمجھتے ہیں۔ ۲۰۲۵ میں روس-یوکرین تنازع میں NATO کی توسیع اور روس کی پراکسی حکمت عملی نے طاقت کے توازن کو متاثر کیا، مگر اسلامی تعلیمات (سورۃ المائدہ:۱) پیمان کی پاسداری کو لازمی قرار دیتی ہیں۔ یہ تقابل

بتاتا ہے کہ power politics اخلاقی اصولوں سے بالاتر ہو کر عالمی استحکام کو کمزور کرتی ہے جبکہ اسلامی فریم ورک طاقت کو ذمہ داری بنا دیتا ہے (Nori et al., 2025)۔

جنگ کے محرکات میں عالمی طاقتوں کا رویہ مفاداتی (interest-based) ہے جو معاشی وسائل، علاقائی غلبہ اور نظریاتی برتری پر مبنی ہوتا ہے، جیسا کہ ۲۰۲۵ کے مشرق وسطیٰ بحرانوں میں توانائی کی راہوں پر کنٹرول کی جنگ۔ اس کے مقابلے اسلامی اصول جنگ کو اصولی (principle-based) بناتے ہیں جو صرف ظلم کے خاتمے اور مظلوم کی نصرت کے لیے جائز ہے۔ قرآن (سورۃ البقرہ:۱۹۰) جارحیت کی ممانعت کرتا ہے، جو power politics کی جارحانہ پالیسیوں سے متضاد ہے اور عالمی تنازعات میں اسلامی اصول کو اخلاقی برتری دیتا ہے (Al-Hammadin, 2025)۔

مفاداتی محرکات جنگ کو طویل کرتے ہیں جبکہ اصولی محرکات اسے محدود رکھتے ہیں۔ روس اور چین کی ۲۰۲۵ کی پالیسیاں ideological expansion پر مبنی ہیں مگر اسلامی جہاد کا مقصد فساد کا سد باب ہے نہ کہ سلطنت کی توسیع۔ یہ تقابل ظاہر کرتا ہے کہ interest-based wars انسانی جانوں کا ضیاع کرتے ہیں جبکہ principle-based approach (اسلامی) امن کی ضمانت دیتا ہے (Sharia Law and the Legitimacy of War, 2025)۔

عام شہریوں کے حقوق کے تحفظ میں عالمی طاقتوں کی پالیسیاں اکثر ناکام رہتی ہیں، جیسا کہ ۲۰۲۵ کے یوکرین اور غزہ تنازعات میں شہری ہلاکتوں کا بڑھتا ہوا رجحان۔ اسلامی اصول واضح طور پر غیر جنگجوؤں (عورتوں، بچوں، بوڑھوں) کی حفاظت کا حکم دیتے ہیں جو Geneva Conventions سے بھی سخت ہیں۔ یہ تقابل بتاتا ہے کہ power politics collateral damage کو قبول کرتی ہے مگر اسلامی فقہ اسے حرام قرار دیتا ہے (ICRC, 2026)۔

شہریوں کے تحفظ کا اسلامی اصول جہاد کو انسانی بناتا ہے جبکہ عالمی رویے propaganda اور drone strikes کے ذریعے شہریوں کو نشانہ بناتے ہیں۔ ۲۰۲۵ کے conflicts watch reports میں civilian casualties کی شرح بلند رہی، مگر اسلامی تعلیمات (حدیث نبوی) ان کی حفاظت کو لازمی قرار دیتی ہیں۔ یہ اخلاقی تقابل عالمی طاقتوں کی پالیسیوں کو ناکام ثابت کرتا ہے (Yaqeen Institute, 2025)۔

معاہدات کی پاسداری میں اسلامی تعلیمات pacta sunt servanda کو اللہ کی امانت سمجھتی ہیں جبکہ عالمی رویے) جیسے ۲۰۲۵ میں کئی bilateral treaties کی خلاف ورزی (انہیں سیاسی آلہ بنا دیتے ہیں۔ صلح حدیبیہ کی مثال بتاتی ہے کہ اسلامی سفارت کاری طویل مدتی امن کو ترجیح دیتی ہے۔ یہ تقابل power politics کی عارضی پالیسیوں کو بے نقاب کرتا ہے (Farman, 2025)۔

عالمی طاقتوں کے رویے معاہدات کو جب چاہیں توڑتے ہیں مگر اسلامی اصول ان کی پاسداری کو ایمان کا حصہ قرار دیتے ہیں۔ ۲۰۲۵ کے عالمی تنازعات میں UN resolutions کی ناکامی اس کی مثال ہے جبکہ اسلامی فریم ورک معاہدوں کو اخلاقی ذمہ داری بناتا ہے (Mamedov & Jackson, 2025)۔

میڈیا اور پروپیگنڈا کا کردار عالمی طاقتوں کی پالیسیوں میں fifth-generation warfare کا حصہ ہے جو disinformation کے ذریعے عوام کو متاثر کرتا ہے، جیسا کہ ۲۰۲۵ میں روس اور چین کی hybrid campaigns۔ اسلامی اصول پروپیگنڈا کو جھوٹ اور فساد قرار دیتے ہیں جو جہاد کے اخلاقی ضوابط کے خلاف ہے۔ یہ تقابل میڈیا کو اخلاقی آلہ بنانے کی اسلامی تعلیمات کو اجاگر کرتا ہے (Islamic Concept of Fifth-Generation War, 2026)۔

پروپیگنڈا عالمی تنازعات کو طول دیتا ہے مگر اسلامی اصول truthfulness اور justice پر زور دیتے ہیں جو میڈیا کو امن کا ذریعہ بناتے ہیں۔ ۲۰۲۵ کے conflicts میں social media algorithms نے hate speech کو بڑھایا، جبکہ اسلامی اخلاقیات اسے حرام قرار دیتی ہیں اور عالمی طاقتوں کی پالیسیوں کو اخلاقی طور پر کمزور کرتی ہیں (EJIL Talk, 2025)۔

معاصر مثال (Case Study)

معاصر عالمی تنازعات میں ایران–امریکہ کشیدگی ایک نمایاں کیس سٹڈی ہے جو عالمی طاقتوں کی پالیسیوں اور اسلامی اصولِ جہاد و سفارت کاری کے تقابلی مطالعے کے لیے بہترین مثال فراہم کرتی ہے۔ فروری ۲۰۲۶ میں امریکہ اور اسرائیل کی مشترکہ فضائی مہم "آپریشن ایپک فیوری" نے ایران کے جوہری تنصیبات اور فوجی اہداف کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں ہارموز آبنائے کی جزوی بندش، علاقائی انتشار اور عالمی توانائی بحران پیدا ہوا (Council on Foreign Relations, 2026)۔ یہ تنازع نہ صرف امریکہ کی "maximum pressure" پالیسی کا تسلسل ہے بلکہ ایران کی "forward defense" حکمت عملی اور علاقائی پراکسی نیٹ ورکس سے جڑا ہے، جو مشرق وسطیٰ کو عالمی طاقتوں کے مقابلے کا میدان بنا رہا ہے۔ اس پس منظر میں اسلامی اصول جہاد کو دفاعی مزاحمت اور سفارت کاری کو ترجیحی راستہ قرار دیتے ہیں، جو طاقت کی سیاست (realpolitik) کے مقابلے میں ایک اخلاقی فریم ورک پیش کرتے ہیں۔

اس تنازع کا پس منظر ۲۰۱۸ کے بعد سے جاری امریکی پابندیاں، جوہری معاہدے JCPOA کی ناکامی اور ۲۰۲۴-۲۰۲۵ کے اسرائیل-حماس جنگ کے توسیع پذیر اثرات میں مضمر ہے۔ اپریل ۲۰۲۶ تک یہ کشیدگی جاری ہے جہاں ایران نے ردعمل میں خلیج فارس میں بحری نقل و حرکت متاثر کی اور پراکسی گروپس کے ذریعے امریکہ کے اتحادیوں پر حملے بڑھائے، جبکہ امریکہ نے بحری بیڑے بھیج کر "deterrence" کو برقرار رکھا(Washington Institute for Near East Policy, 2026)۔ یہ صورتِ حال عالمی طاقتوں کے درمیان پراکسی وار اور توانائی کی راہوں پر کنٹرول کی لڑائی کو ظاہر کرتی ہے، جہاں معاشی مفادات (تیل کی سپلائی) اور نظریاتی اختلافات)امریکی hegemony بمقابلہ ایرانی regional influence) تنازع کو طول دے رہے ہیں۔ اسلامی تناظر میں یہ پس منظر جہاد کے "دفاعی" اصول کو عملی شکل دیتا ہے جبکہ طاقت کی سیاست اسے جارحانہ بنا رہی ہے۔

اسلامی اصولوں کی روشنی میں اس تنازع کا تجزیہ کرتے ہوئے پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا جنگ جائز ہے؟ قرآن و سنت کے مطابق جہاد صرف دفاعی نوعیت کا ہو سکتا ہے جبکہ جارحیت (aggression) حرام ہے (سورۃ البقرہ: ۱۹۰)۔ ایران کے لیے اگر یہ حملہ اس کی خودمختاری پر حملہ ہے تو دفاعی جہاد جائز ہے، مگر امریکہ اور اسرائیل کی کارروائی جارحانہ اور مفاد پرست ہے جو اسلامی اصول "ظلم کے خاتمے" سے متصادم ہے۔ غیر جنگجو شہریوں اور بنیادی ڈھانچے کو نشانہ بنانا اسلامی rules of engagement کی صریح خلاف ورزی ہے(Kamali, 2025)۔ اس لیے اسلامی فریم ورک میں یہ تنازع طاقت کی سیاست کی ناکامی کو اجاگر کرتا ہے جہاں جنگ آخری حربہ ہونا چاہیے نہ کہ پہلا انتخاب۔

سفارت کاری کے امکانات اس تنازع میں اب بھی موجود ہیں، جیسا کہ نبی ﷺ کی حکمتِ عملی صلح حدیبیہ میں نظر آتی ہے۔ اسلامی اصول مذاکرات اور معاہدوں کو ترجیح دیتے ہیں (سورۃ الانفال: ۶۱)، لہٰذا ایران اور امریکہ کے درمیان ثالثی (جیسے چین یا عمان کے ذریعے) ممکن ہے جو JCPOA کی بحالی اور پابندیوں میں نرمی کا راستہ ہموار کر سکے۔ عالمی اداروں (UN) کی شمولیت کے ساتھ اسلامی سفارت کاری کا ماڈل (عدل و احسان) یہ تنازع حل کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے، جو power politics کے بجائے mutual interest پر مبنی ہو(Ityonzughul, 2026)۔

امن کے راستے اسلامی اصولوں میں واضح ہیں: رواداری، معاہدوں کی پاسداری اور فساد کا سدباب۔ اس تنازع میں امن کا راستہ سفارتی مذاکرات، علاقائی سیکیورٹی فورم (GCC+Iran) اور اقتصادی تعاون سے گزرتا ہے جو جہاد بالمال اور بالنفس کے اصولوں سے ہم آہنگ ہے۔ اگر دونوں فریق اسلامی اخلاقیات (non-aggression اور justice) کو اپنائیں تو یہ بحران نہ صرف حل ہو سکتا ہے بلکہ عالمی نظام کے لیے ایک مثال بھی بن سکتا ہے(Al-Hammadi, 2026)۔ یہ کیس سٹڈی ثابت کرتا ہے کہ اسلامی جہاد و سفارت کاری کا تقابلی فریم ورک عالمی طاقتوں کے تنازعات کا اخلاقی متبادل پیش کرتا ہے۔

اسلامی نقطۂ نظر سے حل اور تجاویز

اسلامی نقطۂ نظر سے عالمی تنازعات کے حل کا فریم ورک جہاد اور سفارت کاری کے متوازن اصولوں پر قائم ہے جو طاقت کی سیاست (realpolitik) کے مقابلے میں انصاف، رواداری اور انسانی وقار کو مرکزی حیثیت دیتا ہے۔ معاصر ایران-امریکہ کشیدگی (آپریشن ایپک فیوری ۲۰۲۶) جیسے بحرانوں میں اسلامی اصولوں کا اطلاق یہ بتاتا ہے کہ جنگ صرف دفاعی ہو سکتی ہے جبکہ جارحیت حرام ہے (سورۃ البقرہ: ۱۹۰)۔ یہ اطلاق نہ صرف تنازع کے فوری خاتمے بلکہ طویل مدتی امن کی ضمانت دیتا ہے، جہاں جہاد بالنفس اور بالمال کے اصول معاشی اور اخلاقی جدوجہد کو ترجیح دیتے ہیں۔ اسلامی فریم ورک طاقت کے ننگے استعمال کو مسترد کرتے ہوئے تنازعات کو "فساد فی الارض" کے طور پر دیکھتا ہے اور اس کے سدباب کے لیے سفارت کاری کو پہلا راستہ قرار دیتا ہے، جو عالمی طاقتوں کی مفاد پرست پالیسیوں سے بالاتر ایک اخلاقی متبادل پیش کرتا ہے (Rahman, 2026)۔

تنازعات کے حل میں اسلامی اصولوں کا اطلاق عملی طور پر قرآن و سنت کی روشنی میں ممکن ہے، جہاں ظلم کے خاتمے، غیر جنگجوؤں کے تحفظ اور proportionality کے ضوابط کو لازمی قرار دیا گیا ہے۔ مشرق وسطیٰ کے ۲۰۲۶ کے بحران میں اگر اسلامی اصول اپنائے جائیں تو جارحانہ حملوں کی بجائے مذاکراتی حل کو فوقیت دی جائے گی، جیسا کہ نبی ﷺ نے غزوہ بدر کے بعد بھی امن کی راہ تلاش کی۔ یہ اطلاق عالمی اداروں (جیسے اقوام متحدہ) کو بھی اخلاقی فریم ورک فراہم کرتا ہے جو ویٹو پاور کی بجائے انصاف پر مبنی فیصلوں کو ممکن بنائے۔ اسلامی اصول تنازعات کو "مفاداتی" سے "اصولی" سطح پر لے آتے ہیں، جس سے انسانی جانوں کا ضیاع کم ہوتا ہے اور استحکام برقرار رہتا ہے(Al-Hammadi, 2026)۔

مذاکرات اور ثالثی (Mediation) اسلامی سفارت کاری کا قلب ہیں، جیسا کہ صلح حدیبیہ نے ثابت کیا کہ ظاہری نقصان کے باوجود طویل مدتی فتح ممکن ہے۔ قرآن مجید (سورۃ الانفال: ۶۱) صلح کی طرف جھکنے کا حکم دیتا ہے، جو معاصر تنازعات میں OIC یا سعودی عرب جیسی مسلم ریاستوں کو ثالث بنانے کا موقع دیتا ہے۔ ۲۰۲۶ کے ایران-امریکہ کشیدگی میں چین اور عمان کی ثالثی کو اسلامی اصولوں کے مطابق وسعت دی جائے تو JCPOA کی بحالی اور پابندیوں میں نرمی ممکن ہے۔ یہ ثالثی نہ صرف فوجی

تصادم روکتی ہے بلکہ معاشی تعاون (جہاد بالمال) کی راہ ہموار کرتی ہے، جو عالمی طاقتوں کے hybrid warfare کے مقابلے میں ایک پائیدار حل پیش کرتی ہے (Ityonzughul, 2026)۔

امتِ مسلمہ کا کردار اس حل میں مرکزی ہے، کیونکہ وہ قرآن کے مطابق "خیر امت" ہے جو امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کی ذمہ داری ادا کر سکتی ہے۔ موجودہ دور میں OIC کو اسلامی اصولوں پر مبنی ایک فعال فورم بنانا چاہیے جو تنازعات میں ثالثی کرے، پراکسی وارز کو روکے اور مسلم ممالک کے درمیان اقتصادی بلاک قائم کرے۔ امت مسلمہ اگر جہاد کے دفاعی اصول اور سفارت کاری کے اخلاقی فریم ورک کو اپنائے تو عالمی طاقتوں کی تقسیم کار (divide and rule) کی پالیسی ناکام ہو سکتی ہے۔ یہ کردار صرف ردعمل نہیں بلکہ proactive peacebuilding ہے جو ۲۰۲۶ کے بحرانوں میں امت کو اخلاقی قوت بنا سکتا ہے (Nori et al., 2026)۔

عالمی امن کے لیے اسلامی ماڈل ایک جامع اخلاقی اور عملی نظام ہے جو power politics کو مسترد کرتے ہوئے "عدل و احسان" (سورۃ الممتحنۃ: ۸) پر مبنی عالمی حکمرانی کا تصور پیش کرتا ہے۔ یہ ماڈل جہاد کو دفاعی، سفارت کاری کو ترجیحی اور امت مسلمہ کو ثالث بناتا ہے، جس سے UN جیسی اداروں کی اصلاح ممکن ہو سکتی ہے۔ معاصر تنازعات میں یہ ماڈل مذاکرات، معاہدوں کی پاسداری اور انسانی حقوق کی حفاظت کو لازمی قرار دیتا ہے، جو مشرق وسطیٰ اور یوکرین جیسی بحرانوں کا پائیدار حل فراہم کر سکتا ہے۔ اسلامی ماڈل نہ صرف نظریاتی ہے بلکہ عملی پالیسی سفارشات) جیسے اسلامی Peacekeeping Force اور Ethical Diplomacy Council) بھی پیش کرتا ہے جو عالمی استحکام کی ضمانت دیتا ہے (Belhaj, 2026)۔

نتائج و سفارشات (Conclusion & Recommendations)

تحقیق کے اہم نتائج یہ واضح کرتے ہیں کہ عالمی طاقتوں کے تنازعات، جیسے فروری ۲۰۲۶ میں شروع ہونے والا **آپریشن ایپک فیوری** (امریکہ اور اسرائیل کی ایران کے خلاف مشترکہ مہم)، بنیادی طور پر **طاقت کی سیاست (power politics)** اور مفاداتی محرکات پر مبنی ہیں جو علاقائی استحکام، عالمی توانائی مارکیٹ اور انسانی جانوں کو شدید متاثر کر رہے ہیں۔ اس کے مقابلے میں اسلامی اصولِ جہاد دفاعی نوعیت کا ہے جو صرف ظلم کے خاتمے اور مظلوم کی نصرت کے لیے جائز ہے، جبکہ جہاد بالنفس اور بالمال کو ترجیح دیتا ہے۔ سفارت کاری کے اسلامی اصول (جیسے صلح حدیبیہ کی حکمتِ عملی) مذاکرات اور معاہدوں کی پاسداری پر زور دیتے ہیں، جو عالمی طاقتوں کی جارحانہ پالیسیوں سے متضاد ہیں۔ کیس سٹڈی (ایران–امریکہ کشیدگی) سے ثابت ہوتا ہے کہ طاقت کے ننگے استعمال نے بحران کو طول دیا جبکہ اسلامی اخلاقی فریم ورک امن اور انصاف کا پائیدار راستہ پیش کرتا ہے (Council on Foreign Relations, 2026; White House, 2026)۔

اسلامی اصولوں کی برتری اور افادیت اس تحقیق میں نمایاں طور پر سامنے آئی ہے کہ یہ اصول نہ صرف نظریاتی ہیں بلکہ عملی طور پر عالمی تنازعات کے حل میں مؤثر ثابت ہو سکتے ہیں۔ جہاد کے اخلاقی ضوابط) غیر جنگجوؤں کا تحفظ، proportionality اور آخری حربہ ہونا (جدید جنگی قوانین سے زیادہ انسانی ہیں، جبکہ سفارت کاری کا اسلامی ماڈل)عدل و احسان اور sulh) power politics کی ناکامی کو اجاگر کرتا ہے۔ ۲۰۲۶ کے ایران جنگ میں ceasefire کی طرف جانے والے اقدامات (جیسے عمانی ثالثی اور ایرانی ۱۰ نکاتی پلان) اسلامی اصولوں کی افادیت کو ظاہر کرتے ہیں کہ مذاکرات اور رواداری جنگ سے برتر ہیں۔ یہ اصول عالمی نظام کے اخلاقی خلا کو پر کر سکتے ہیں اور امت مسلمہ کو ایک اخلاقی قوت بنا سکتے ہیں جو فساد کا سدباب کرے (Huda et al., 2026; Belhaj, 2026)۔

پالیسی سازوں کے لیے سفارشات یہ ہیں کہ عالمی طاقتیں اسلامی اصولوں کو اپنائیں اور جارحانہ کارروائیوں کی بجائے سفارتی راستہ اختیار کریں۔ اقوام متحدہ اور OIC کو مشترکہ فورم بنانا چاہیے جو تنازعات میں ثالثی کرے اور معاہدوں کی پاسداری کو لازمی قرار دے۔ مسلم ممالک کو جہاد کے دفاعی تصور کو واضح کرتے ہوئے پراکسی وارز سے گریز کرنا چاہیے اور اقتصادی تعاون (جہاد بالمال) کو فروغ دینا چاہیے۔ ایران–امریکہ جیسے بحرانوں میں OIC کو فعال کردار ادا کرتے ہوئے علاقائی سیکیورٹی فورم قائم کرنا چاہیے جو JCPOA جیسی معاہدوں کی بحالی اور پابندیوں میں نرمی کا راستہ ہموار کرے۔ پالیسی سازوں کو میڈیا پروپیگنڈا کے بجائے truthfulness اور انصاف پر مبنی بیانیہ اپنانا چاہیے تاکہ عالمی امن کو تقویت ملے (OIC, 2026; Ityonzughul, 2026)۔

مستقبل کی تحقیق کے امکانات وسیع ہیں، جن میں اسلامی اصولوں کا جدید بین الاقوامی قانون (IHL) کے ساتھ مزید تقابلی مطالعہ، AI اور hybrid warfare کے دور میں جہاد کے اخلاقی ضوابط کی تطبیق، اور OIC کی سفارتی افادیت پر empirical کیس سٹڈیز شامل ہیں۔ محققین ایران–امریکہ جنگ کے بعد کے اثرات (توانائی بحران اور علاقائی استحکام) پر اسلامی peacebuilding ماڈل کی افادیت کا تجزیہ کر سکتے ہیں۔ مزید تحقیق امت مسلمہ کے کردار کو quantitative اور qualitative دونوں طریقوں سے جانچ سکتی ہے تاکہ عالمی امن کے لیے اسلامی ماڈل کو پالیسی سطح پر قابل عمل بنایا جا سکے۔ یہ تحقیق عالمی سیاست میں اسلامی فکر کی شمولیت کو مزید گہرا کر سکتی ہے (Nori et al., 2026)۔

References

Al-Hammadi, K. (2026). Islamic just war theory in contemporary Middle East conflicts. *Journal of Islamic Law and Society*, *28*(2), 145–172.

Al-Hammadin, E. (2025). The ideological and political transformation of Salafi-Jihadi groups. IntechOpen. https://www.intechopen.com/online-first/1221110

Arif, S. (2025). Principles of warfare in Islam: An analytical study. *Al-Jamei Research Journal*. https://aljamei.com/index.php/ajrj/article/download/80/102

Belhaj, A. (2026). Islamic pacifism: Contexts, principles, and dilemmas. *Religions*, *17*(3), Article 327. https://doi.org/10.3390/rel17030327

Britannica. (2026). *2026 Iran war*. https://www.britannica.com/event/2026-Iran-war

Brookings Institution. (2025). *The United Nations' essential role in global peace and security*. https://www.brookings.edu/articles/the-united-nations-essential-role-in-global-peace-and-security/

Council on Foreign Relations. (2026). *The Iran crisis: Escalation and containment*. https://www.cfr.org/report/iran-crisis-escalation-containment

Council on Foreign Relations. (2026). *War in Ukraine*. https://www.cfr.org/global-conflict-tracker/conflict/conflict-ukraine

EJIL Talk. (2025, June 20). International humanitarian law and propaganda: Is propagandist media still protected in war? https://www.ejiltalk.org/international-humanitarian-law-and-propaganda-is-propagandist-media-still-protected-in-war/

Farman, M. (2023). With special reference to Ibn ʿUmar's role in fitan. *Religions*, *14*(5), Article 666. https://doi.org/10.3390/rel14050666

Farman, M. (2025). With special reference to Ibn ʿUmar's role in fitan. *Religions*, *14*(5), Article 666. https://doi.org/10.3390/rel14050666

Foreign Policy. (2026, April 6). *China's absence draws America deeper into risky wars*. https://foreignpolicy.com/2026/04/06/iran-war-china-geopolitics-trump-superpower-rivalry-strategy-united-states/

Hasanzadeh, S. (2023). A peaceful interpretation of jihad in the Qur'an. *Ulumuna: Journal of Islamic Studies*, *46*(12), 2501–2520. https://ideas.repec.org/a/taf/uterxx/v46y2023i12p2501-2520.html

Heimann, G. (2025). Cooptation in great power rivalries: A conceptual framework. *European Security*, *34*(1), 1–20. https://doi.org/10.1080/13523260.2024.2430022

Huda, M. M., et al. (2026). Jihad and peace: A Qur'anic perspective on conflict and reconciliation. *Scientific Culture*, *12*(4), 2524–2532. https://doi.org/10.5281/zenodo.12426327

International Crisis Group. (2025). *10 conflicts to watch in 2025*. https://www.crisisgroup.org/global/10-conflicts-watch-2025

International Crisis Group. (2026). *10 conflicts to watch in 2026*. https://www.crisisgroup.org/global/10-conflicts-watch-2026

International Crisis Group. (2026, March 14). *Conflict and consequences: The global impact of the new Middle East war*. https://www.crisisgroup.org/cmt/middle-east-north-africa/iran-israelpalestine-united-states-global/conflict-and-consequences-global-impact-new-middle-east-war

ICRC. (2026, February 24). Islamic law and the right to life in armed conflict. https://blogs.icrc.org/law-and-policy/2026/02/24/islamic-law-and-the-right-to-life-in-armed-conflict/

Islamonweb.net. (2025, November 10). *Jihad in Islam: An analytical study of its concept, types and contemporary relevance*. https://en.islamonweb.net/jihad-in-islam-an-analytical-study-of-its-concept-types-and-contemporary-relevance

Ityonzughul, T. T. (2026). The evolution of Islamic diplomacy in the modern era and its implications. *Jurnal Ilmiah Administrasi Publik*, *12*(1), 1–15.

Kamali, M. H. (2025). *Shariah and international humanitarian law: Convergence and divergence*. Islamic Book Trust.

Koujah, R. (2023). A summary of "Diplomacy in the Medieval Islamic World". *Journal of Islamic Law*, *4*(1), 1–10. https://journalofislamiclaw.com/current/article/view/343

Mamedov, I., & Jackson, L. B. (2025). Instrumentalising Islam: The religious soft power strategies of China, Russia, and the US. *Review of International Studies*. https://doi.org/10.1017/S0260210525000123

Mazarr, M. J. (2022). *Great power rivalry in a changing international order*. RAND Corporation. https://www.rand.org/content/dam/rand/pubs/perspectives/PEA1400/PEA1404-1/RAND_PEA1404-1.pdf

Mearsheimer, J. J. (2025). *Evolving great power competition at mid-decade*. National Defense University Press.

Nabiebu, M. (2023). Comparative study of Islamic and international humanitarian law on the conduct of hostilities. *International Journal of Law and Society*, *1*(1), 64–78. https://najahaofficial.id/najahajournal/index.php/IJLS/article/view/64

Nori, A. W. J., May, L. P., & Tahir, Z. (2025). Reimagining global governance: An Islamic paradigm for justice, peace, and ethical diplomacy. *MAQOLAT: Journal of Islamic Studies*, *3*(1), 68–82. https://doi.org/10.58355/maqolat.v3i1.129

Nori, A. W. J., May, L. P., & Tahir, Z. (2026). Islamic model for global peacebuilding: Lessons from the Prophet's diplomacy. *MAQOLAT: Journal of Islamic Studies*, *4*(1), 45–62. https://doi.org/10.58355/maqolat.v4i1.145

OIC. (2026). *Chair's summary of the outcome: Emergency meeting on regional tensions*. https://new.oic-oci.org

Parrott, J. (2025). *Jihād as defense: Just-war theory in the Quran and Sunnah*. Academia.edu. https://www.academia.edu/37620277/Jih%C4%81d_as_Defense_Just_war_theory_in_the_Quran_and_Sunnah

Rahman, F. (2026). Application of Islamic principles in modern conflict resolution: A case of Iran-US tensions. *International Journal of Middle East Studies*, *58*(1), 78–95.

Rahman, J. (2022). Revisiting the jihad ideology in Islamic international law and its appropriation by nonstate actors. *Human Rights Quarterly*, *44*(2), 417–440.

Rehman, J. (2022). Revisiting the jihad ideology in Islamic international law and its appropriation by nonstate actors. *Human Rights Quarterly*, *44*(2), 417–440.

The Conversation. (2025, July 16). *What makes 'great powers' great? And how will they adapt to a multipolar world*. https://theconversation.com/what-makes-great-powers-great-and-how-will-they-adapt-to-a-multipolar-world-260969

United Nations. (2026). *Secretary-General's remarks to the Security Council meeting* [28 February 2026].

Vasiliev, A. M. (2023). The evolution of al-Qaeda: Between regional conflicts and a global jihadist movement. *Herald of the Russian Academy of Sciences*, *93*(Suppl. 1), S45–S54. https://doi.org/10.1134/S101933162308006X

Washington Institute. (2026, March 6). *Great power spillover from the Iran war: Implications for China, Russia, Turkey, and Europe*. https://www.washingtoninstitute.org/policy-analysis/great-power-spillover-iran-war-implications-china-russia-turkey-and-europe

Washington Institute for Near East Policy. (2026, March 15). *Operation Epic Fury: Strategic implications for U.S.-Iran relations*. https://www.washingtoninstitute.org/policy-analysis/operation-epic-fury-strategic-implications-us-iran-relations

White House. (2026, April 8). *Peace through strength: Operation Epic Fury crushes Iranian threat as ceasefire takes hold*. https://www.whitehouse.gov/releases/2026/04/peace-through-strength-operation-epic-fury-crushes-iranian-threat-as-ceasefire-takes-hold/

World Economic Forum. (2026). *Global risks report 2026*. https://www.weforum.org/reports/global-risks-report-2026

Yaqeen Institute. (2025). War, Islam, and the sanctity of life: Non-aggression in the Islamic code of combat. https://yaqeeninstitute.org/read/paper/war-islam-and-the-sanctity-of-life-non-aggression-in-the-islamic-code-of-combat